چنے کی کاشت

ZTBL

دالوں میں چنے کی خصوصی اہمیت ہے۔ چنے کی کاشت سے زمین کی زرخیزی میں اضافہ ہوتا ہے۔ چنے کی برداشت کے بعد کاشت کی جانے والی فصلات کی پیداوار بڑھ جاتی ہے۔ فصلوں کے ہیر پھیر میں چنے کی شمولیت سے جڑی بوٹیوں، کیڑے مکوڑوں اور بیماریوں کی روک تھام میں مدد ملتی ہے۔ چنے کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ کم زرخیز زمینوں اور قدرے کم بارش والے علاقے میں دوسری فصلوں کی نسبت منافع بخش پیداوار فراہم کرتا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں دالوں میں سب سے زیادہ چنے کی فصل کاشت ہوتی ہے۔ اقوام متحدہ کے ادارہ خوراک و زراعت کی رپورٹ کے مطابق زیر کاشت رقبے کا 10 فیصد پاکستان میں پایا جاتا ہے۔ یوں دنیا میں چنے کی کاشت کے لحاظ سے پاکستان دوسرے نمبر پر آتا ہے لیکن فی ایکڑ پیداوار میں کافی پیچھے ہے۔ لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ زرعی ماہرین کی مرتب کردہ سفارشات پر عمل پیرا ہو کر چنے کی پیداوار میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

زمین کا انتخاب اور تیاری:

کلراٹھی اور شورزدہ زمین چنے کی کاشت کیلئے موزوں نہیں ہیں۔ چنے کی کاشت کیلئے میرا زمین موزوں ہے، زمین کی تیاری کیلئے کم از کم دو دفعہ ہل چلانا ضروری ہے۔ پہلا گہرا ہل چلا کر خودرو گھاس اور جڑی بوٹیاں تلف کریں۔ اس کے بعد ایک دفعہ ہل چلا کر اور سہاگہ دے کر زمین کو بُھر بُھرا کر لیں۔ بارانی زمین میں گہرا ہل چلا کر زمین کی نمی کو محفوظ کر لیں۔

چنے کی سفارش کردہ اقسام۔ وقت کاشت اور شرح بیج:

چنے کے مختلف علاقوں کے پیداواری حالات زمین کی اقسام، بارشیں وغیرہ کیونکہ ایک جیسی نہیں ہوتیں اس لئے ماہرین کے خیال کے مطابق ہر علاقے کیلئے مختلف موزوں اقسام اپنے مخصوص علاقے ہیں میں بہتر پیداواری نتائج دیتی ہیں۔ اس لئے ہر علاقے میں اس کی آب و ہوا کے لحاظ سے سفارش کردہ اقسام ہی کاشت کریں جو کہ درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	علاقہ	موزوں اقسام	وقت کاشت	شرح بیج فی ایکڑ
1	چکوال۔ اٹک۔ جہلم۔ راولپنڈی	دشت۔ پربت۔ بلکسر و نہار۔ بٹل 98، بلکسر 2002، بلکسر 2011 سی ایم 98، نیفا 88	15 اکتوبر تا 15 نومبر	25 تا 30 کلوگرام
2	بھکر۔ خوشاب۔ جھنگ۔ میانوالی۔ لیہ	سی 44، پنجاب 91، بٹل 98، بکھر 2011، تھل 2005 سی ایم۔ 98، پنجاب چنا۔ 2000	15 اکتوبر تا 15 نومبر	25 تا 30 کلوگرام

3	ڈیرہ اسماعیل خان۔ کرک۔ بنوں۔ کوہاٹ لکی مروت	سی ایم98، نیفا88، بٹل98، لواغر2000، نیفا2005، شین غر2000 کرک2-1، نیفا95، پنجاب چنا2000	10 اکتوبر تا 31 اکتوبر	25 تا 30 کلوگرام
4	سرگودھا۔ فیصل آباد۔ لاہور۔ ساہیوال	بٹل98، پنجاب91، نور91، سی ایم2000، نور2009 پنجاب چنا2000، سی ایم98، پنجاب 2008،	15 اکتوبر تا 15 نومبر	25 تا 30 کلوگرام
5	بہاولنگر۔ بہاولپور۔ رحیم یار خان۔ مظفر گڑھ	سی44، پنجاب91، بٹل98، سی ایم98، پنجاب 2008	یکم تا 31 اکتوبر	25 تا 30 کلوگرام
6	جیکب آباد۔ سکھر۔ لاڑکانہ۔ شکارپور۔ دادو نواب شاہ۔ نصیر آباد	ڈی جی92، ڈی جی89، سی ایم2000، سی ایم2008	15 اکتوبر تا 15 نومبر	25 تا 30 کلوگرام

طریقہ کاشت:

چنے کی فصل کو مناسب وتر والی زمین میں نالی یا ٹریکٹر ڈرل سے قطاروں میں کاشت کریں۔ قطاروں کا درمیانی فاصلہ ایک فٹ رکھیں، بوائی چھٹے سے ہرگز نہ کریں۔ بارانی علاقوں میں کاشت کے موقع پر اگر زمین میں وتر کم ہو تو بوائی نسبتاً گہری کریں تاکہ پودوں کا اُگاؤ اچھا ہو۔

کھادوں کا استعمال:

چنے کی فصل کو نائٹروجن کھاد نسبتاً کم ضرورت ہوتی ہے کیونکہ پھلی دار فصل ہونے کے ناطے یہ ہوا میں موجود نائٹروجن سے فائدہ اٹھاتی ہے تاہم شروع میں نوزائیدہ پودوں کیلیے نائٹروجن کھاد کا استعمال مفید ثابت ہوتا ہے۔ فاسفورس کھاد کا استعمال پیداوار میں اضافہ کے ساتھ ساتھ فصل کے بروقت پکنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے لہذا فصل کی نائٹروجن اور فاسفورس کی ضرورت پوری کرنے کیلیے ایک بوری ڈی اے پی (DAP) فی ایکڑ بوائی کے وقت استعمال کریں۔

بائیو/حیاتیاتی کھادوں کا استعمال:

بائیو کھاد ایسے جرثوموں پر مشتمل ہوتی ہے جنکی زمین میں موجودگی زمین کی زرخیزی برقرار رکھنے میں مدد دیتی ہے۔ پھلی دار اجناس میں یہ جرثومے ان کی جڑوں میں مخصوص قسم کے گھر (Nodules) بنا کر رہتے ہیں ۔ جو فضا میں وافر مقدار میں موجود (80 فیصد) پودوں کیلیئے ناقابل استعمال نائٹروجن کو قابل استعمال بنا کر ان کی نائٹروجنی ضرورت پورا کرتے ہیں۔ اگر یہ جرثومے کھیت میں مناسب تعداد میں موجود ہوں تو فصل کو نائٹروجن کھاد کی ضرورت نہیں رہتی۔ حیاتیاتی کھاد کے استعمال سے دالوں کی پیداوار میں 15 تا 25 فیصد اضافہ ممکن ہے، حیاتیاتی کھاد بحساب 500 گرام فی ایکڑ بیج کو لگا کر کاشت کریں، اس سے پودوں کی نشوونما میں اضافے کے ساتھ پیداوار میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

آبپاشی:

چنے کی کاشت زیادہ تر بارانی علاقوں میں کی جاتی ہے اور عموماً موسم کے دوران ہونے والی بارشوں سے پانی کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔

بارش کم ہونے کی صورت میں جہاں آبپاشی کا انتظام ہو، پھول آنے پر فصل کو ایک پانی دیا جائے اس سے دانہ صحت مند اور موٹا بنتا ہے جس سے پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی:

چنے کی فصل بڑھوتری کے ابتدائی مراحل سست رفتاری سے طے کرتی ہے۔ جبکہ جڑی بوٹیاں تیزی سے بڑھتی ہیں اور عموماً فصل کو ڈھانپ لیتی ہیں۔ جس سے کافی نقصان ہوتا ہے۔ بعض اوقات فصل مکمل طور پر تباہ ہو جاتی ہے لہذا منافع بخش پیداوار حاصل کرنے کیلیئے جڑی بوٹیوں کی تلفی ضروری ہے۔ جڑی بوٹیوں کی تلفی بوائی سے پہلے گہرا ہل چلا کر یا دو تین مرتبہ عام ہل چلا کر۔ فصل اگنے کے ایک ڈیڑھ ماہ بعد کسولہ۔ کھرپہ سے گوڈی کر کے اور قطاروں کے درمیان روٹری یا چھوٹے ٹریکٹر سے ہل چلا کر کی جاسکتی ہے۔

بیماریاں اور اُن کا انسداد:

چنے کی فصل پر مختلف قسم کی بیماریاں حملہ آور ہوتی ہیں جن میں چنے کا جھلساؤ یا لشک ۔ چنے کا مرجھاؤ یا سوکا اور جڑ کا سڑن شامل ہیں۔ ان بیماریوں سے فصل بری طرح متاثر ہوتی ہے لہذا ان بیماریوں سے مندرجہ ذیل سفارشات پر عمل کر کے بچا جا سکتا ہے۔

1) قوت مدافعت رکھنے والی اقسام کاشت کی جائیں۔

2) بیج کو سرایت پذیر، پھپھوندی کش ادویہ بنلیٹ ، ٹاپس، ٹیکٹو یا ٹاپ میٹ بحساب دو سے تین گرام فی کلوگرام بیج کو لگا کر کاشت کریں۔

3) صحت مند بیج ایسے علاقوں سے لیا جائے جہاں بیماری نہ ہو۔

4) کھیت میں بیماری سے متاثرہ فصل کی باقیات کو مٹی پلٹنے والا گہرا ہل چلا کر دبا دیں۔

5) آبپاش علاقوں میں جہاں سوکے کا احتمال ہو پچھیتی کاشت کرنے والی فصل کو بیماری کے پہلے حملے سے روکا جاسکتا ہے۔

6) جس کھیت میں ایک دفعہ بیماری کا حملہ ہو تو کم ازکم اس میں تین سال تک چنا کاشت نہ کریں۔

7) کھیت سے پانی کی نکاسی کا مناسب انتظام کریں۔

ضرررساں کیڑے اور اُنکا انسداد:

اس فصل پر چور کیڑا، ٹوکا اور ٹاڈ سنڈی حملہ کرتے ہیں۔ان میں ٹاڈ سنڈی سب سے زیادہ خطرناک ہے۔پنجاب کے بالائی علاقوں میں اس کیڑے کا حملہ نومبر، دسمبر کے مہینہ میں ہوتا ہے۔جبکہ دوسرا حملہ مارچ کے پہلے ہفتے سے شروع ہو کر تیسرے ہفتے تک جاری رہتا ہے۔اس حملے کی صورت میں کاشتکار کو 50 فیصد نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔پنجاب کے ریگستانی علاقوں میں جو کہ چنے کی کاشت کے بڑے اضلاع ہیں اس سنڈی کا حملہ 2000ء میں شروع ہوا ہے۔خاص طور پر ان علاقوں میں جو کہ کپاس کی کاشت کے نزدیکی علاقے ہیں۔صوبہ سندھ کے علاقوں میں اس کیڑے کا حملہ ہر سال فروری میں ہوتا ہے۔چنے کی فصل کو اس کیڑے کے حملہ سے اور نقصانات سے بچانے کیلئے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

1) چنے کی بوائی سفارش کردہ وقت پر کی جائے۔

2) بوائی سے پہلے زمین میں گہرا ہل چلایا جائے تاکہ سنڈی کے پیوپے تلف ہو جائیں۔

3) گندم۔جو۔سرسوں یا دھنیے کی فصلوں کے ساتھ چنے کی مخلوط کاشتکاری اسکو کیڑوں کے ساتھ ساتھ بیماریوں کے حملہ سے بھی محفوظ رکھتی ہے۔

4) فصل کو جڑی بوٹیوں سے پاک رکھا جائے کیونکہ یہ کیڑوں کو چھپنے کیلئے جگہ مہیا کرتی ہے۔ان تدابیر کے باوجود اگر فصل پر کیڑے کا حملہ ہو تو

مندرجہ ذیل ادویات میں سے ایک دوا علاقے کے ماہرین زراعت کے مشورہ سے استعمال کریں۔

i) کراٹے 25EC بحساب 250 میلی لیٹر 80 لیٹر پانی میں ڈال کر اسپرے کریں۔

ii) پولیٹرین سی بحساب 500 ملی لیٹر 80 لیٹر پانی میں ڈال کر اسپرے کریں۔

iii) ڈیلٹا فاس بحساب 500 ملی لیٹر 80 لیٹر پانی میں ڈال کر اسپرے کریں۔

برداشت اور ذخیرہ کرنا:

کٹائی کے معاملے میں چنے کی فصل کو احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔کیونکہ فصل قدرے زیادہ خشک ہو جائے تو دھوپ سے پھلیاں پھٹ جاتی ہیں اور دانے جھڑنا شروع ہو جاتے ہیں بعض اقسام میں دانے جھڑنے کا عمل دوسری اقسام سے نسبتاً زیادہ ہوتا ہے۔اس لئے برداشت کے معاملے میں کوتاہی نہ کی جائے۔کٹائی کیلئے صبح کا وقت موزوں ہے جب فصل پر شبنم پڑی ہوتی ہے جس سے دانے اور پھلیاں جھڑنے کا خطرہ کم ہوتا ہے۔کٹائی کے بعد فصل کو چھوٹی چھوٹی ڈھیریوں میں اکٹھا کر کے چند دن

دھوپ میں خشک کرنے کے بعد گہائی کرنی چاہئیے۔ گہائی کیلیئے تھریشر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ دانوں کو اچھی طرح صاف کر کے دھوپ میں خشک کرنے کے بعد پٹ سن کی بوریوں میں بھر کر سٹور کریں۔

قرضہ و فنی مشاورت:

زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ کسان بھائیوں کو چنے کی کاشت کیلیئے آسان شرائط پر قرضہ فراہم کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں اپنے حلقہ کے موبائل کریڈٹ آفیسر سے رابطہ کریں۔ ہمارا شعبہ زرعی ٹیکنالوجی زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ ہیڈ آفس، اسلام آباد کسانوں کو فنی و تکنیکی سہولت فراہم کرتا ہے۔ چنے کی کاشت کے متعلق مسائل کے حل کیلیئے ہمارے زرعی ماہرین سے بذریعہ خط درج ذیل پتہ پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ترقی پسند کاشتکار جو اپنے تجربات سے دوسرے کسان بھائیوں کو مستفید کرنا چاہتے ہوں ہمیں اپنے تجربات سے آگاہ کریں تاکہ آپ کی آراء کی روشنی میں دوسرے کسان بھائیوں کو بھی آگاہ کر سکیں۔

سینئر وائس پریذیڈنٹ شعبہ زرعی ٹیکنالوجی

فون نمبر 051-2840842-2840848-2840872

جاری کردہ: شعبہ زرعی ٹیکنالوجی

مزید معلومات برائے تکنیکی مشاورت: کوآرڈینیٹر پلسز پروگرام این۔اے۔آر۔سی، اسلام آباد

زرعی ٹیکنالوجی اپنائیے

زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ ہیڈ آفس، اسلام آباد پوسٹ بکس نمبر 1400